(۵۲)

۸۷/۱۵۲

۱۴۲۵/۱۱/۱۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راشد محمود صد

حضرات مفتیان کرام !

اجرت علی الکفالۃ جائز ہے یا نہیں ؟ مشکور فرمائیں

مستفتی : شیر بہادر دورۂ حدیث مدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

کفالت چونکہ عقد تبرع ہے اس لئے اس پر اجرت لینا جائز نہیں ہے۔

"ولو کفل رجل عن رجل بمال علی أن یجعل له جعلا فالجعل باطل ..... لانه رشوة والرشوة حرام. فان الطالب لیس یستوجب بهذه الکفالة زیادة حال فلا یجوز أن یجب علیه عوض بمقابلته" ..... الخ

(المبسوط : کتاب الکفالة، باب الکفالة بالحال، ۲۰/۲۸ سعید کوئٹہ)

"الکفالة تبرع علی الطالب بالالتزام له"

(المبسوط : کتاب الکفالة، ۱۹/۱۴۵، سعید کوئٹہ)

"وأن یکون الکفیل من أهل التبرع ..... وإن کفل بغیر أمره لم یرجع علیه بما أدی لأنه تبرع"

(الفتاوی النوازل : کتاب الکفالة ص ۲۱۳، اسلامیہ کوئٹہ)

(شرح المجلة لرستم باز : کتاب الکفالة، المادة ۶۵۷، ۱/۳۶۰، دار الکتب العلمیة) فقط

واضح رہے کہ یہ مطلق کفالت کا حکم ہے، واللہ أعلم بالصواب

الجواب صحیح

الجواب صحیح

کسی خاص صورت کے بارے میں دریافت کرنا ہے کتبہ : محمد راشد محمود

۶/۵/۳۰ھ تو دوبارہ لکھ کر لے جھلیاں۔ کتبہ : المتخصص فی الفقہ الإسلامی

بالجامعة الفاروقیة بکراتشی

۳/۵/۱۴۳۰ھ

Scanned by CamScanner